★ــــ حضرت العلام مولانا حافظ محمد گوندلوی صاحب

دوامِ حدیث

★

حجیّتِ حدیث

چند شبہات کا ازالہ!

حدیث اور شاہ ولی اللہ رحمۃ اللہ علیہ

آپ فرماتے ہیں، اللہ سبحانہ و تعالیٰ) نے بعض اشیاء کا مطلق حکم دیا ہے، جیسے نماز اور زکوٰۃ یا جیسے یہ فرمایا سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلٰى اپنے بلند رب کے نام کی تسبیح بیان کر۔ وَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ اپنے رب کی حمد و ثناء کے ساتھ تسبیح کہو علیٰ ھٰذَا الْقِیَاسُ

پس آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اُن کے لئے خاص خاص اوقات مقرر فرمائے اور اللہ تعالیٰ نے بعض امور کا حکم دیا ہے۔ جیسے قوموا کھڑے رہو، کبر۔ اللہ کی بڑائی بیان کرو (اللہ اکبر کہو) واتل ما اُوحِیَ الیك مِنَ الکتاب قرآن کی تلاوت کرو۔ وَارْکَعُوْا۔ رکوع کرو۔ واسجُدُوْا۔ سجدہ کرو۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیان فرمایا کہ یہ چیزیں نماز کے ارکان ہیں۔ اور چند امور کی قسم کھائی جیسے فجر چاشت کا وقت، رات، جب اندھیرا کرے۔ سُرخی، اور دس راتیں کی۔ آنحضرتؐ نے اس سے یہ نکالا کہ یہ عبادت کے اوقات ہیں جس طرح اس کی تفصیل احادیث میں پائی جاتی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے بعض اوقات میں اپنی تسبیح کی اور بعض اوقات میں اپنی حمد کا ذکر فرمایا کہ اس سے سری اور جہری نماز مراد ہے۔ خلاصہ یہ ہے کہ یہ آپ کے استنباط کا طریقہ ہے جس قدر کتاب الصلوٰة میں حدیثیں وارد ہوتی ہیں

تتبع کے بعد ہمارے لئے یہ بات کھل گئی کہ یہ (نماز کی حدیثیں) ساری کی ساری حکمی رنگ میں کتاب اللہ سے مستنبط ہیں ہماری مذکورہ بالا عبارت سے جو ہم نے خیر کثیر سے بطور ترجمہ نقل کی ہے چند باتیں واضح ہوتی ہیں :-

(۱) حدیث میں بہت سے علوم کا ذکر ہے۔ علم الٰہیات، علم اخلاق، علم تکوین، علم احکام علم، علم المعاد، علم الوعظ، علم دعا، علم فضائل اخلاق، علم مناقب۔

(۲) اور حدیث کے علوم سے علم تفسیر اور استنباط بھی ہے

(۳) استنباط کا طریقہ وہ نہیں جو اصول فقہ میں لکھا ہے۔

(۴) کتاب الصلوۃ میں جس قدر حدیثیں ہیں حکمی طور پر کتاب اللہ سے مستنبط ہیں، مگر یاد رکھنا چاہیئے جو احادیث قرآن سے مستنبط ہیں وہ دائمی امور ہیں کیونکہ ان میں کوئی ایسی چیز نہیں جن میں کوئی زمانی خصوصیت سمجھی جائے اور نہ استنباط کے لئے یہ لازم ہے کہ جو چیز مستنبط ہو وہ وقتی ہوتی ہے اور جو منصوص ہو وہ دائمی ہوتی ہے۔ بلکہ دائمی اور وقتی ہونے کا مدار علت پر ہے اگر علت دائمی ہو تو حکم دائمی ہوگا، اگر علت وقتی ہے تو حکم وقتی ہوگا اس کی مثال ہم قرآن سے ذکر کرتے ہیں۔ اللہ تعالےٰ نے خمر (شراب) کو حرام کیا ہے۔ اور اس کی علت یہی ہے کہ اس میں سکر ہے جس کی وجہ سے عقل پر پردہ پڑ جاتا ہے۔ اور جذبات ابھر آتے ہیں، عداوت، دشمنی اور اللہ کی یاد سے غفلت جس کا لازمی نتیجہ ہیں پس یہ علت (سکر) جس شئی میں ہمیشہ پائی جائے گی وہ ہمیشہ حرام ہوگی۔ بھنگ میں سکر پایا جاتا ہے اور اس میں ہمیشہ موجود ہے اس لئے ہمیشہ ہر زمانہ میں بھنگ کا پینا حرام ہونا چاہیئے۔

دوسری مثال جس میں علت کے دائمی نہ ہونے سے باوجود منصوص ہونے کے حکم دائمی نہیں ہو سکتا۔ جیسے قرآن میں ہے :-

وَ اَعِدُّوْا لَهُمْ مَّا اسْتَطَعْتُمْ مِّنْ قُوَّةٍ وَّ مِنْ رِّبَاطِ الْخَيْلِ (سورہ)

جس قدر تم سے ہو سکے دشمنوں کے خلاف اپنے آپ کو قوت میں تیار رکھو اور گھوڑے باندھنے کے انتظام میں لگے رہو گھوڑے باندھنے کی علت بھی ہے کہ ان سے دشمنوں کا

(باقی صفحہ ۲۴ پر)